سوال

(148)ایک حافظ صاحب اہل حدیث نے سارے رمضان شریف میں بیس رکعت تراویح الخ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاته

ایک حافظ صاحب اہل حدیث نے سارے رمضان شریف میں بیس رکعت تراویح ایک مسجد میں پڑھائی اورتاویل یہ کی کہ آٹھ رکعت تو سنت ہیں، باقی نوافل میں محسوب ہوکر سنت عمری ہیں، اس پر احناف صاحبان تو بہت خوش ہوئے مگر بعض اہل حدیث اس پر سخت ناراض ہوئے اس پر صاحب مذکورایک روایت مرفوع بیس رکعت تراویح کے متعلق جس کے راوی حضرت عبداللہ بن عباس ہیں بحوالہ بیہقی پیش کرتے ہیں اورایک اثر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ کا بحوالہ موطا مالک بتاتے ہیں، مگر حافظ صاحب کی اس بات سے اہل حدیثوں کو تسلی نہیں ہوئی، لہذا آپ بیس رکعت تراویح کے متعلق خلاصہ تحریر فرمادیں کہ آنحضرت ﷺ وحضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیس رکعت نماز تراویح پڑھی ہے یا آٹھ رکعت؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نبی اکرم ﷺ سے بیس رکعت نماز تراویح کبھی بھی کسی حدیث سے ثابت نہیں ہے ،بخاری ومسلم میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ رمضان وغیر رمضان میں گیارہ رکعت مع وتر پڑھا کرتے تھے ونیز بعض روایات صحیحہ میں یوں بھی ہے کہ نماز تہجد تیرہ رکعت بھی مع وتر پڑھی ہے ۔ اس سے زیادہ آپ ﷺ سے ثابت نہیں ہے ۔ اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی گیارہ رکعت تراویح کا ثبوت ہے ۔ موطاً امام مالک رحمہ اللہ میں ہے ۔ ((امر عمر بن الخطاب ابی بن کعب و تمیم الداری ان یقوما للناس باحدی عشرة رکعة)) ''یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابی بن کعب وتمیم داری صحابی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ لوگوں کو رمضان میں گیارہ رکعت پڑھایا کرو۔'' سوال میں جس حدیث کا ذکر بحوالہ بیہقی کیا گیا ہے اوراس سے بیس رکعت پر استدلال کیا جاتا ہے لیکن وہ سخت ضعیف ہے قابل حجت نہیں ہے، علامہ عینی وابن الہمام جیسے سخت حنفی بھی اس کے ضعف کومانتے ہیں ملاحظہ ہو، ہدایہ کی شرح عینی وفتح القدیر، علامہ جمال الدین زیلعی حنفی نصب الرایہ تخریج الہدایہ میں اس حدیث کے متعلق لکھتے ہیں۔ ((وهو معلوم بابی شیبة ابراهیم بن عثمان جد الامام ابی بکر بن شیبة وهو متفق علی ضعفه)) ''اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اثر جوبحوالہ موطاً سوال میں ذکر ہے اوراس سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بیس رکعت ثابت کی جاتی ہے وہ بھی سخت ضعیف ہے، علامہ زیلعی اس کے متعلق لکھتے ہیں، اس میں یزید بن رومان جوحضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کرتا ہے وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے انتقال کے بعد پیدا ہوا ہے اس کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سرے سے ملاقات ہی نہیں ہے، جولوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کرتے ہیں کہ انہوں نے بیس رکعت خود پڑھی یا لوگوں کو بیس رکعت پڑھنے کا حکم دیا وہ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر صریح بہتان باندھتے ہیں، حافظ مذکور فی السوال کا استدلال غلط ہے، آٹھ رکعت تو ان کی درست ہے اورباقی خلاف شرع وخلاف رسول اللہ ﷺ ہے ۔ اہل حدیث کا ہمیشہ سے ہی یہ شیوہ رہا ہے کہ سنت کو مضبوطی سے پکڑے رہے اوراس کے ماسوا کوجواب نہ دے دے، نہ کہ مثل مقلدین تاویلات رکیکہ سے کام لے ۔ (اہل حدیث گزٹ جلد نمبر۸ شمارہ نمبر۱۸)

ھذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 06 ص 411

محدث فتویٰ